سوال

(365) تجارتی آمدن میں زکوۃ کا طریقہ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص کریانہ مرچنٹ ہے اور ہر سال چھ ماہ بعد دوکان یا مکان بنا کر کرایہ پر دیتا ہے۔ دوسرا شخص ٹرانسپورٹر ہے اور موقعہ بہ موقعہ نئی گاڑیاں خرید کر ٹرانسپورٹ میں اضافہ کرتا ہے۔ تیسرا شخص مویشیوں کا کاروبار کرتا ہے۔ کبھی اس کے پاس ۱۰۰ عدد بھینس ہوتی ہے۔ کبھی ۲۰ عدد۔

کیا زکوٰۃ ہر سال کسی مخصوص ماہ میں ادا کرنی ہے۔ یا مختلف بھینسوں پر سال گزرنے پر۔ کیا مویشیوں کے علاوہ ٹرانسپورٹر اور دوسرے شخص پر بھی زکوٰۃ ہے یا نہیں، ہے تو کیسے ؟ نہیں تو کیوں؟ (سائل محمد اکرم) (۲۶اپریل ۱۹۹۶ء)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ صورت میں جملہ افراد پر علیحدہ علیحدہ زکوٰۃ واجب ہے لیکن ان کی نوعیت مختلف ہے۔ مثلاً مالِ تجارت کا سال بعد حساب لگا کر چاہے جونسا مہینہ ہو، زکوٰۃ ادا کی جائے۔ مکانوں اور زمینوں اور دیگر ذرائع آمدن وغیرہ پر زکوٰۃ نہیں لیکن جو کچھ ان سے حاصل ہو اس پر زکوٰۃ ہے۔ ہاں البتہ اگر کسی شئے کو بہ نیت تجارت خرید کیا گیا ہو تو اس پر بھی زکوٰۃ ہے۔ حدیث میں ہے :

'فَإِنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ کَانَ یَأۡمُرُنَا أَنۡ نُخۡرِجَ الصَّدَقَةَ مِنَ الَّذِی نُعِدُّ لِلۡبَیۡعِ۔' (سنن أبی داؤد،باب العروض إذا کانت للتجارة، بل فیها من زکاةٍ، رقم : ۱۵۶۲، اسنادہ حسن)

اس کی ادائیگی کی صورت یہ ہے کہ ساڑھے باون تولہ چاندی کی قیمت کو اصل قرار دے کر چالیسواں حصہ ادا کی جائے۔ البتہ بھینسوں کا نصاب تیس میں سے ایک سالہ بچہ ہے۔ جس طرح گائے کے نصاب میں ہے اور اگر یہ تجارت کے لیے ہے تو سال بعد قیمت کا حساب لگا کر زکوٰۃ ادا کی جائے۔ دلیل حضرت سمرہ رضی اللہ عنہ کی سابقہ روایت ہے۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

محدث فتویٰ